جرمن شاعر وولف گانگ گوئٹے کی نظم 'نغمۂ محمدیؐ' کے تین تراجم: ایک تجزیہ

خان حسنین عاقبؔ

علامہ

اقبال ٹیچرس کالونی، مومن پورہ، واشم روڈ، پوسد۔ ۴۴۵۲۰۴۔

hasnainaaqib1@gmail.com. 09423541874

جان وولف گانگ گوئٹےGOETHE, JOHANN WOLFGANGعیسوی سنہ 1749 میں جرمنی کے شہر فرینکفرٹ میں پیدا ہوا اس نے اہلِ علم کے خاندان میں آنکھیں کھولیں وہ یوں کہ اس کا باپ پیشے کے اعتبار سے وکیل تھا اور اس کی ماں حاکمِ شہر کی بیٹی تھی۔ گوئٹے جرمن ادب کا سب سے عظیم شاعر مانا جاتا ہے۔ ابتداء ہی سے، بلکہ اپنی نوجوانی ہی سے گوئٹے کو اسلام اور مشرق سے بے حد دلچسپی تھی۔ اسی لئے اس نے عربی زبان بھی سیکھی تھی۔ گوئٹے کے خیال میں نئی ثقافتوں کی دریافت کے لئے ادب اور مذہب سے زیادہ کار آمد کوئی اور ذرائع نہیں ہوسکتے اس لئے اس نے مشرقی ادب میں رومیؔ اور حافظؔ کی شاعری کا اور ساتھ ہی ساتھ مذاہب کے ذیل میں زرتشت کی تعلیمات اور دینِ اسلام کا مطالعہ کیا۔ مشرق اور اسلام سے گوئٹے کی دل چسپی اور مطالعہ کا دورانیہ ۱۸۱۴ سے ۱۸۲۷ عیسوی تک محیط ہے۔ گوئٹے کی معرکتہ الآراء کتاب ' دیوانِ مغرب' جس کا جرمن نام Divan West-östlicher ہے، اسے جرمن۔ فارسی عہد کا ایک آغاز ہی کہا جاسکے گا جس کی ابتداء ۱۸۱۴ میں ہوئی جب اسے دیوانِ حافظؔ کی جرمن زبان میں آسٹریائی مستشرق جوزف وون ہیمار پرگستال کی ترجمہ کردہ دو جلدیں موصول ہوئیں۔ جوزف کے تراجم اور تبصروں نے جرمن عوام کی دلچسپی

مشرق کے مطالعہ میں بڑھانے میں بے حد اہم کردار ادا کیا۔ دیوانِ حافظ کے مطالعے نے جہاں ایک جانب گوئٹے کے جوش میں اضافہ کیا وہیں اس نے مشرق کے ساتھ فکری transaction and dialogues کی راہیں بھی ہموار کیں۔ گوئٹے نے اپنی اس کتاب کے کئی عنوانات بدلے لیکن ہر عنوان میں اس نے لفظ 'دیوان' برقرار رکھا، یہ اس کی علمیت اور شخصیت پر حافظؔ کے اثرات کا عکاس ہے۔ اس دیوان میں سو نظمیں ہیں جو جرمن زبان میں لکھی گئی ہیں کہ یہی گوئٹے کی مادری اور تخلیقی زبان تھی۔ گوئٹے کے اس دیوان کو مشرق و مغرب کے ادب کا حسین امتزاج کہا جاتا ہے۔ اس کتاب میں کئی ابواب شامل ہیں اور ہر باب کے لئے فارسی اور جرمن، دونوں زبانوں میں متبادلات دئے گئے ہیں۔ زیرِ مطالعہ نظم 'نغمۂ محمدیؐ' گوئٹے کی شہرۂ آفاق نظم ہے جس نے ایک زمانے کو متاثر کیا۔ چونکہ گوئٹے کو جرمنی کے قومی شاعر جیسی اہمیت حاصل تھی، اور اسے سارے عالم میں بڑی قدر اور عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا، اس لئے اس کی اس نظم نے ایک بڑے طبقے کو اپنے دامِ اثر میں لے لیا۔ اس نظم کے کئی زبانوں میں تراجم ہوئے۔ یہ نظم گوئٹے نے غالباً ۱۷۷۲ء یا ۱۷۷۳ء میں لکھی تھی جو سب سے پہلے Göttinger Musenalmanach میں ۱۷۷۴ء میں شائع ہوئی تھی۔ اس نظم میں ایک نابغۂ روزگار شخصیت، حضرت محمدؐ کے لئے ایک 'جوئے آب' کی علامت اور استعارہ استعمال کیا گیا ہے جسے دھیرے دھیرے ایک عظیم دریا کی شکل اختیار کرتے دکھایا گیا ہے۔ یہ نظم دراصل آپؐ کی سیرت پر گوئٹے کے ایک غیر مطبوعہ ڈرامے کا حصہ تھی جسے پلے کرنے کا اس کا ارادہ تھا۔ لیکن وہ ڈرامہ اسٹیج ہوا ہو یا نہ ہوا ہو، نظم نے ضرور گوئٹے کے اخلاص کو شرفِ قبولیت بخش دیا۔ اور اسے نہ صرف یہ کہ عالمگیر شہرت عطا کر دی بلکہ اگلے وقت میں اسے عموماً مشرق اور خصوصاً علامہ اقبالؔ سے نزدیک کر دیا۔ وولف گانگ گوئٹے جرمنی کا وہ عظیم شاعر ہے جس کی تصنیف 'پیغامِ مغرب' کے مطالعے نے اقبالؔ کو غور و فکر پر مجبور کیا اور پھر جواباً اقبالؔ نے اپنی شہرۂ آفاق کتاب 'پیامِ مشرق' تخلیق کی۔ اقبالؔ نے گوئٹے کے بارے میں کہ مشہور جملہ بھی کہا ہے کہ گوئٹے "نیست پیغمبر و لے دارد کتاب"۔ اقبال نے گوئٹے کی نظم۔ '

'Mohamet's Gesang' کا آزاد ترجمہ بعنوان ' جوئے آب' کیا ہے۔ پھر دوسرا ترجمہ اردو میں شان الحق حقّی نے کیا ہے۔ لیکن اس سے پہلے ہم آپ کو جرمن زبان کے فوراً بعد انگریزی میں لیسلی نورِس کا ترجمہ پیش کر رہے ہیں تاکہ آپ اس شہرۂ آفاق نظم کا لطف چار زبانوں میں لے سکیں۔ سب سے پہلے اصل جرمن زبان میں یہ نظم ملاحظہ کیجئے۔

MAHOMET'S GESANG

Johanne Wolfgong van Goethe.

Seht den Felsenquell,

Freudehell,

Wie ein Sternenblick;

Über Wolken

Nährten seine Jugend

Gute Geister

Zwischen Klippen im Gebüsch.

Jünglingsfrisch

Tanzt er aus der Wolke

Auf die Marmorfelsen nieder,

Jauchzet wieder

Nach dem Himmel.

Durch die Gipfelgänge

,Jagt er bunten Kieseln nach

Und mit frühem Führertritt

Reißt er seine Bruderquellen

.Mit sich fort

Drunten werden in dem Tal

,Unter seinem Fußtritt Blumen

Und die Wiese

.Lebt von seinem Hauch

,Doch ihn hält kein Schattental

,Keine Blumen

,Die ihm seine Knie umschlingen

:Ihm mit Liebesaugen schmeicheln

Nach der Ebne dringt sein Lauf

.Schlangenwandelnd

Bäche schmiegen

Sich gesellig an. Nun tritt er

,In die Ebne silberprangend

,Und die Ebne prangt mit ihm

Und die Flüsse von der Ebne
Und die Bäche von den Bergen
!Jauchzen ihm und rufen: Bruder
,Bruder, nimm die Brüder mit
,Mit zu deinem alten Vater
,Zu dem ewgen Ozean
Der mit ausgespannten Armen
Unser wartet
,Die sich, ach! vergebens öffnen
;Seine Sehnenden zu fassen
Denn uns frißt in öder Wüste
Gierger Sand; die Sonne droben
Saugt an unserm Blut; ein Hügel
,Hemmet uns zum Teiche! Bruder
,Nimm die Brüder von der Ebne
Nimm die Brüder von den Bergen
!Mit, zu deinem Vater mit
– !Kommt ihr alle
Und nun schwillt er

Herrlicher; ein ganz Geschlechte

!Trägt den Fürsten hoch empor

Und im rollenden Triumphe

Gibt er Ländern Namen, Städte

.Werden unter seinem Fuß

,Unaufhaltsam rauscht er weiter

,Läßt der Türme Flammengipfel

Marmorhäuser, eine Schöpfung

.Seiner Fülle, hinter sich

Zedernhäuser trägt der Atlas

Auf den Riesenschultern; sausend

Wehen über seinem Haupte

,Tausend Flaggen durch die Lüfte

.Zeugen seiner Herrlichkeit

,Und so trägt er seine Brüder

Seine Schätze, seine Kinder

Dem erwartenden Erzeuger

.Freudebrausend an das Herz

حالانکہ ہم جانتے ہیں کہ ہم میں سے اکثر قارئین کا جرمن زبان کو سمجھ پانا ناممکنات میں سے ہے لیکن میں نے

صرف اس لئے جرمن زبان کو بھی شامل کر دیا ہے تاکہ اصل بھی موجود رہے اور کسی صورت اس مضمون کے ذریعے محفوظ ہو جائے۔ چونکہ جرمن زبان کے بہت سے الفاظ کو انگریزی الفاظ سے مناسبت ہے اس لئے جرمن زبان میں اس اصل نظم کی پیش کش اتنی غیر متعلق بھی نہیں ہے جتنی ہم میں سے کوئی صاحب اسے تصور کرتے ہوں۔

اب اس نظم کا انگریزی ترجمہ حاضر ہے جو مشہور عالمی شخصیت لیسلی نورِس نے کیا ہے۔ یہ انگریزی ترجمہ میں نے انگریزی میں اس نظم کے بہت سے اچھے تراجم میں سے منتخب کیا ہے۔ میں ان تینوں زبانوں میں اس نظم کے ترجمہ کو اس لئے پیش کر رہا ہوں کہ نظم کا موضوع ہمارے لئے جتنا اہم ہے، اتنی ہی اہم بات یہ ہے کہ ہم دیکھیں کہ تین مختلف زبانوں کے معنوی ابعاد کے باوجود وہ روانی، اور خیالات کا وہ تسلسل جو اصل جرمن نظم کا خاصہ ہے، وہ ان تراجم میں پایا جاتا ہے یا نہیں۔

Mahomet's Song

Leslie Norris

See the mountain spring
,Sparkle with joy
!Like the light of stars
Above the clouds
Generous spirits
Nourished his freshets
.In thickets among crags
Brisk with young vigor

From the clouds he dances

,Down to marble boulders

Exultant, he leaps again

.Up toward heaven

Through gaps between peaks

,He rolls his bright pebbles

And with a leader’s strides

Carries his sibling streams

.Onwards and downwards

,And then, in the valley

,Flowers blaze in his footsteps

And the green fields breathe

With the life of his breath

,No dark valley can hold him

Nor can flowers

Bent at his knees

;Contain him with adoring glances

He bursts his way to the flat land

.Like a snake uncoiling

,Little streams nestle

Flocking to his side; and now

,He enters, glittering

Into his meadows

,And the land shines with his light

The lowland rivers

The mountain brooks

,Cheer for him, shouting: Brother

,Brother, take us with you

,Take us to your ancient Father

,To the everlasting ocean

Who waits for us

;With open arms

Open, alas, in vain

:To embrace his eager ones

For in the avid desert

,Dry sand eats us

The sun above us

Will suck our blood, a hill

,Dams us to a pond! Brother
,Take your lowland brothers with you
Take your brothers from the mountains
!With you, with you, to your father
!Come, all of you
Majestically
,He rises; a noble family
,They bear aloft this royal lord
,And on he rolls, triumphant
Naming whole countries, the cities
.Which come to life at his feet
,Unstoppable now, he rides in thunder
Leaving behind him turrets tipped
,With flame, marble palaces
Evidence of his abundance
Like Atlas, he carries great ships
On his giant shoulders. The flutter
Of a thousand whistling sails
.Testify to his might and majesty

So he carries his brothers,

His children, his treasures,

In roaring tides of joy

To their father’s waiting heart

انگریزی زبان میں یہ ترجمہ ایک نئے فکری زاویہ کو دعوت دیتا ہے۔ اس ترجمہ نے اپنی حتی الامکان کوشش کی ہے کہ وہ اصل سے قریب تر ہو جائے اور لیسلی نورِس کافی حد تک اس میں کامیاب بھی رہے ہیں۔

اب اس مشہور ترجمہ کی طرف آیئے جسے ایک عالمی شاہکار کا درجہ حاصل ہوا۔ یہ ترجمہ علامہ محمد اقبالؒ نے کیا ہے، جو آزاد ترجمے کی بہترین مثال ہے۔ یہ ترجمہ پیامِ مشرق میں ’جوئے آب‘ کے عنوان سے شامل ہے۔

جوئے آب

از: علامہ اقبالؒ

بنگر کہ جوئے آب چہ مستانہ می رود　　　مانندِ

کہکشاں بہ گریبانِ مرغزار

درخوابِ ناز بود بہ گہوارۂ سحاب　　　واکرد چشمِ شوق بہ

آغوشِ کوہسار

از سنگریزہ نغمہ گشاید خرامِ او　　　سیمائے

او چو آئینہ بے رنگ، بے غبار

زی بحرِ بے کرانہ چہ

مستانہ می رود

در خود یگانہ از ہمہ بیگانہ می

رود

در راہِ او، بہار پری خانہ آفرید   نرگس دمید و لالہ دمید و

سمن دمید

گُل عِشوہ داد و گفت یکی پیش ماباست   خندید غنچہ و سَر دامانِ او

کشید

نا آشنائی جلوہ فروشانِ سبز پوش   صحرا برید و سینۂ کوہ و کمر

درید

زی بحرِ بے کرانہ چہ

مستانہ می رود

در خود یگانہ از ہمہ بیگانہ می

رود

صد جوئے دشت و مرغ و کہستان و باغ و راغ   گفتند اے بسیط زمیں با

تو ساز گار

مارا کہ راہ از تنک آبی نبردہ ایم   از دست بُر دِریگِ بیاباں

نگاہ دار

وا کردہ سینہ را بہ ہواہائے شرق و غرب   در بر گرفتہ ہمسفراں

زبون وزار

زی بحرِ بے کرانہ چہ

مستانہ می رود

در خود یگانہ از ہمہ بیگانہ می

رود

دریائے پُر خروش زِ بند و شکن گذشت   از

تنگنائے وادیٔ کوہ و دَمن گذشت

یکساں چوں سیل، کردہ نشیب و فراز را   از کاخ و

بارہ وکشت وچمن گذشت

بیتاب و تند و تیز و جگر سوز و بے قرار   در ہر

زماں بہ تازہ رسید از کہن گذشت

زی بحرِ بے کرانہ چہ

مستانہ می رود

در خود یگانہ از ہمہ بیگانہ می

رود

اقبالؔ کے اس ترجمہ کے بعد اردو میں کافی عرصہ بعد شان الحق حقیؔ نے رواں آزاد نظم میں اس کا ترجمہ کیا ہے۔ یہ نظم بھی حقیؔ صاحب کی دو زبانوں کے فطری بعد کو دور کرنے کی ایک کامیاب کوشش کی طور پر دیکھی جاسکتی ہے۔

'نغمۂ محمدیؐ'

ترجمہ اردو۔ شان الحق حقی۔

وہ پاکیزہ چشم
جو، اوجِ فلک سے چٹانوں پر اُترا
درخشاں ستاروں کی تھی جوت جس کے بدن میں
سحابوں سے اوپر، بلند آسماں میں پُر افشاں ملائک کی
چشمِ نگہدار کے سائے سائے
چٹانوں کے آغوش میں عہدِ برنائی تک جوئے جولاں بنا
چٹانوں سے نیچے تھے اترے
وہ کتنے رنگارنگ انگھر، خزب ریزے
دامانِ شفقت میں اپنے سمیٹے
بہت سے سسکتے ہوئے، رینگتے ہوئے، سست، کم مایہ سوتوں
کو
چونکاتا، للکارتا، ساتھ لیتا ہوا خوش خراماں چلا

بے نمو وادیاں جاگ اٹھیں، لہلہانے لگیں
جس طرف اس کا رُخ پھِر گیا
اس کے فیضِ قدم سے بہار آگئی
اس کے آگے ابھی اور صحرا ابھی تھے
خشک لہریں بھی تھیں، اترے دریا بھی تھے
سب اسی سیلِ جاں بخش کے منتظر
جوق در جوق پاس اس کے آنے لگے
شور آمد کا اس کی اُٹھانے لگے
راہ بر ساتھ ہم کو بھی لیتے چلو
کب سے تھیں پستیاں ہم کو جکڑے ہوئے
راہ روکے ہوئے، پاؤں پکڑے ہوئے
یاد آتا ہے مَسکن پرانا ہمیں
آسمانوں کی جانب ہے جانا ہمیں
ورنہ یوں ہی نشیبوں میں دھنس جائیں گے
جال میں اُن زمینوں کے پھنس جائیں گے
اپنے خالق کی آواز کانوں میں ہے۔
اپنی منزل وہی آسمانوں میں ہے۔
گرد آلود ہیں، پاک کر دے ہمیں
آ! ہم آغوشِ افلاک کر دے ہمیں

وہ رواں ہے، رواں ہے رواں اب بھی ہے
ساتھ ساتھ اس کے اک کارواں ایسا بھی ہے۔
شہر آتے رہے، شہر جاتے رہے
اس کے دم سے سبھی فیض پاتے رہے
اُس کے ہر موڑ پر ایک دنیا نئی
ہر قدم پر طلوع ایک فردا نئی
قصر اُبھرا کئے، خواب ہوتے گئے
شاہ اور شاہیاں خواب ہوتی گئیں
عظمتیں کتنی نایاب ہوتی گئیں
ہے وہ رحمت کا دھارا مسلسل رواں
از فلک تا زمیں
از زمیں تا فلک
از ازل تا ابد، جاوداں، بے کراں
دشت و در گُلشن و گُل سے بے واسطہ
فیضیاب اس سے
اور خود، کُل سے بے واسطہ۔

یہاں تک تو ایک شہرۂ آفاق تخلیق کے تین مختلف زبانوں میں تراجم ہم نے پیش کئے ہیں تا کہ آپ اس نظم کی تین مختلف ثقافتی اور ادبی جہتوں سے متعارف ہو سکیں۔ ہم اس معاملے میں آپ کو غور و فکر کے لئے آزاد چھوڑتے ہوئے اپنی جانب سے کسی رائے کا اظہار نہیں کرنا چاہتے۔ یہ کام آپ خود کریں اور اگر مناسب

محسوس کریں تو اس موضوع پر مکالمہ قائم کریں تا کہ لکیر پر لکیر پیٹنے والی ذہنیت سے بچا جا سکے اور ادب میں نئے رویوں کو فروغ دیتے ہوئے تحقیق کو نئی سمتوں سے متعارف کروایا جا سکے۔

منابع:

۱۔ پیامِ مشرق: علامہ اقبال۔ اقبال اکیڈمی۔ پاکستان۔

۲۔ قندِ پارسی۔ رایزنی فرہنگی جمہوری اسلامی ایران۔ نئی دہلی۔ شمارہ۔۹۱۔ ستمبر۔ دسمبر ۲۰۰۲۔

۳۔ عالمی نعتیہ انتخاب۔ اطیب اعجاز۔ حیدر آباد۔

.Oxford Companion to German literature .1

.Wikisource .2

A Leslie Norris Translation of Selected Poems by.3

Johann Wolfgang von Goethe : Leslie Norris and Alan F. Keele

.Yearbook of the Goethe Society of India, 1999-2000, S. 184-201.4

<http://www.goethezeitportal.de/db/wiss/goethe/bhatti_iqbal.pdf>.5

Annemarie Schimmel, Gabriel's Wing. A Study into the Religious .6

.Ideas of Sir Mohammad Iqbal

.Anil Bhatti: Iqbal and Goethe. J.N.U. New Delhi .7